السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا خبر واحد کے ساتھ قرآنِ مجید کے عام حکم کی تخصیص جائز ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

خبر واحد، صحیح کے ساتھ قرآن مجید کے عام حکم کی تخصیص کرنا، جائز بلکہ ضروری ہے۔

(مثلاً عام حکم ہے: حرمت علیکم المیتۃ تم پر، مرادر حرام کیا گیا ہے۔ (المائدہ: ۳

جبکہ خاص حکم ہے:

(میتۃ البحر حلال» سمندر کا مردار (مچھلی وغیرہ) حلال ہے۔ (المستدرک ۱/۱۴۳ ح ۵۰۱ وسندہ حسن»

اس خاص حکم نے عام حکم کی تخصیص کر دی لہٰذا مردار حرام ہے سوائے مچھلی (وغیرہ) کے۔

قرآن مجید کی تخصیص، خبر واحد کے ساتھ کرنا صحابۂ کرام، تابعین عظام اور جمہور امت کا مسلک ہے (اور روایت ہے کہ) ائمہ اربعہ (امام ابو حنیفہ، امام مالک، امام شافعی اور امام احمد) بھی اس کے قائل ہیں۔

واما بالخبر الواحد فقال بجوازہ الائمۃ الاربعۃ'' اور (رہی بات) خبر واحد کے ساتھ (قرآن کی تخصیص) تو ائمہ اربعہ نے اس کے جواز کا فتویٰ دیا ہے۔ (منتہی الوصول لابن الحاجب ص ۳۲۰ غیث الغمام لعبد الحیٔ اللکنوی ص ۲۷۷، ''
(الاحکام للآمدی ج ۲ ص ۳۴۷، اجابۃ السائل شرح بغیۃ الآمل للصنعانی ص ۳۲۹

(شہاب الدین ابو العباس احمد بن ادریس القرافی (متوفی ۶۸۴ھ) نے بھی اسے امام ابو حنیفہ، امام شافعی وغیرہما کا مسلک قرار دیا ہے۔ (شرح تنقیح الفصول فی اختصار المحصول فی الاصول ص ۲۰۸

عیسیٰ بن ابان یا بعض متاخرین حنفیہ وابل کلام کا خبر واحد کو ظنی کہہ کر تخصیص عموم القرآن نہ کرنا ائمہ اربعہ کے بھی خلاف ہے اور ادلہ صحیحہ کے بھی لہٰذا یہ مردود ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

(فتاویٰ علمیہ (توضیح الاحکام

ج2ص289

محدث فتویٰ